★ ڈاکٹر عبداللہ محمد العریب
★ ترجمہ۔ تعمیر حیات

# کیا خمینی سُنّیوں کے بھی قائد ہیں؟

## ڈاکٹر عبداللہ محمد العریب کی کتاب سے اقتباس!

خمینی صاحب نے اسلام کے نام پر ایران میں انقلاب برپا کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ انقلاب اسلامی ہے اور یہ تمام مسلمانوں کا نمائندہ انقلاب ہے۔

ان کے انقلابی نظریے اور اس کے نافذ کرنے کی صورت میں پیدا ہونے والے حالات مناسب ہیں، اس سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایران کے سنّی اب عام طریقے سے خمینی صاحب کے رویہ سے شاکی ہیں، اور ان کی طرف سے اب باقاعدہ ایسا لٹریچر آرہا ہے جس میں ان کی اپنی بپتا تفصیل سے بیان کی جاتی ہے اس لٹریچر کے مندرجات کی صداقت خمینی کی ان رایوں سے جان لینے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جو ذیل کے چند اقتباسات میں درج ہیں۔ یہ اقتباسات خود خمینی صاحب کی تصنیف کردہ کتابوں میں سے ڈاکٹر عبداللہ محمد العریب نے ایران کی مذہبی و سیاسی تاریخ پر اپنی کتاب میں پیش کی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

---

ہمارے سامنے خمینی صاحب کی تین کتابیں ہیں۔

(۱) ولایۃ الفقیہ یا الحکومۃ الاسلامیہ (۲) من ھنا المنطلق (۳) جہاد النفس او الجہاد الاکبر

ان کتابوں کے مندرجات کی روشنی میں خمینی صاحب اور ان کے انقلاب کے بارہ میں کوئی رائے قائم کرنا کسی حد تک آسان ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان میں ان کے خیالات کا نچوڑ آگیا ہے۔

حکومت اسلامی کے متعلق ان کا کہنا یہ ہے کہ اس کی ذمہ داری امام معصوم غائب کے نائبین ہی انجام دیں گے۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ اسلامی حکومت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کے زمانے میں تھی۔ درمیانی کڑیوں کو وہ چھوڑ دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں:۔

"فی غدیر خم فی حجۃ الوداع عینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاکما من بعدہ ومن حینھا بدأ الخلاف یدب الی نفوس القوم"

ترجمہ۔ اور غدیر خم میں حجۃ الوداع کے موقع پر ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کے لئے حاکم بنایا اور اس وقت سے ہی کچھ لوگوں کے دلوں میں اختلاف شروع ہوگیا۔ (الحکومۃ الاسلامیہ صہ ۱۳۱)

اپنے ائمہ کے بارے میں وہ لکھتے ہیں بے شک ہمارے مذہب کی لازمی باتوں میں سے یہ ہے کہ ائمہ کے مقام تک نہ تو کوئی مقرب فرشتہ پہنچتا ہے اور نہ کوئی نبی مرسل۔

وان من ضرورات مذهبنا لا ئمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ولا نبي مرسل (الحكومة الاسلامية صه ۳۵)

اپنے ائمہ کے متعلق مزید لکھتے ہیں :۔ ہمارے ائمہ کو ذمہ داریوں کی باگ ڈور ہاتھ میں لینے کا موقع نہیں ملا اور وہ زندگی کے آخری لحظہ تک اس کے انتظار میں رہے۔ لہٰذا فقہا اور مستند حضرات کو چاہیئے کہ موقع کی تلاش میں رہیں اور صحیح حکومت کی تنظیم و تشکیل کے لئے موقعہ سے فائدہ حاصل کریں۔ ان کی اپنی عبارت یہ ہے۔

لم تسنح الفرصة لائمتنا للأخذ بزمام الامور وكانوا بانتظارها حتى آخر لحظة من الحياة فعلى الفقهاء والعدول أن يتحينوا هم الفرص وينتهزوها من اجل تنظيم وتشكيل حكومة رشيدة (الحكومة الاسلامية ۵۴)

اپنی کتاب جہاد النفس او الجہاد الاکبر میں حضرت معاویہؓ کے بارے میں سخت الفاظ لکھتے ہیں۔

"معاوية ترأس قومه اربعين عاما ولكنه لم يكسب لنفسه سوى لعنة الدنيا وعذاب الاخرة" ص ۱۵

ترجمہ۔ معاویہ نے اپنی قوم کی چالیس سال تک سربراہی کی لیکن انہوں نے اپنے لئے دنیا کی لعنت اور عذاب آخرت کے سوا اور کچھ حاصل نہ کیا۔

نصیر الدین طوسی کو حضرت حسینؓ کے ساتھ ملا کر ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔ کہ انہوں نے اسلام کی عظیم خدمات انجام دیں (الحکومۃ الاسلامیہ ص ۱۲۸)

حالاں کہ نصیر الدین طوسی اور ابن علقمی کافر تاتاری حاکم ہلاکو خان کے مددگار رہے۔ اور اس نے ان کے تعاون سے بغداد کو تباہ کیا اور وہاں کی سنی آبادی کا قتل عام کیا۔ پھر نصیر الدین طوسی تاتاریوں کے وزیر ہوئے۔ ان کو خمینی صاحب رہنما اور مقتدا سمجھتے ہیں۔

حضرت علیؓ کے سلسلہ میں لکھتے ہیں :۔ اور نبیؐ کے بعد تیس سال تک امیر المومنین کی امامت رہی۔ ان میں سے چوبیس سال چھ ماہ تک امامت کے احکام کی انجام دہی ان کے لئے ممنوع رہی۔ اس زمانے میں وہ تقیہ اور رعایت پر عمل کرتے رہے باقی ماندہ پانچ سال اور چھ ماہ کی مدت میں وہ عہد شکن اور بے دین منافقین سے جہاد کرنے کی آزمائش میں مبتلا رہے۔ اور ان گمراہ لوگوں کے فتنوں کی مصیبت جھیلنی پڑی۔ وہ اس سلسلے میں مثال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکی اور مدنی دور سے دیتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ کے لئے اپنی خلافت سے قبل کا زمانہ نبوت کے مکی دور کی طرح تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نبوت کے تیرہ سال کی مدت میں نبوت کے احکام کو پورا کرنے میں رکاوٹیں پیش آتی رہیں اور خوف

رکاوٹ میں بھاگے اور نکالے ہوئے رہے۔ نہ کافروں سے جہاد کرسکتے تھے اور نہ مومنوں کا دفاع کرسکتے تھے۔ پھر ہجرت فرمائی اور ہجرت کے بعد دس سال تک مشرکوں سے جہاد کرتے رہے اور منافقوں کی طرف سے آزمائش میں رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جل اسمہ نے ان کو اپنے یہاں اٹھالیا۔ اور جنت نعیم میں جگہ دی۔ (الحکومۃ الاسلامیۃ صہ ۱۳۱)

شیعہ حضرات جن کے خمینی صاحب سربراہ ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام کی حکومت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کے زمانے میں رہی۔ چنانچہ خمینی صاحب کی جو عبارت نقل ہوئی ہے۔ اس میں سے حضرت علیؓ سے قبل کی خلافت راشدہ کو خمینی صاحب نے نظرانداز کردیا۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس مدت میں خلافت چھپی ہوئی چیز اور غیر شرعی تھی۔ ان کے نزدیک حکومت کے معاملات صرف بارہ امام اور ان کے نائبین کے ساتھ خاص ہیں۔

خمینی صاحب اپنے اماموں کے بارہ میں نہایت بلند الفاظ لکھتے ہوئے ان کی تعلیمات کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ ان کی تعلیمات قرآن کی تعلیمات کی طرح ہیں۔ جن کا نفاذ اور اتباع واجب ہے۔ (الحکومۃ الاسلامیہ ص ۱۱۳)

ائمہ کی قبروں کی تقدیس کے سلسلے میں لکھتے ہیں۔ کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ ائمہ کی قبروں کے پیچھے اور دائیں اور بائیں نمازیں پڑھی جائیں اگرچہ اولیٰ بات یہ ہے کہ سر کے پاس نماز پڑھی جائے لیکن اس طرح کہ امام علیہ السلام کے مساوی نہ ہو۔“ (تحریر الوصیلہ۔ جلد ا ص ۱۶۵)

سروس شوز